عرب جمہوریہ مصر　　　　　　۲۸ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

وزارت اوقاف　　　　　　۹ فروری ۲۰۲۴ء

سماجی رابطوں اور تعلقات کو مضبوط بنانے میں ہمدردی کا کردار

ہمدردی ایک عظیم انسانی قدر اور ایک اعلیٰ اسلامی کردار ہے جو کہ شرافتِ نفس اور پاکیزہ دل کا ترجمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام "جبار" ہے جسکا ایک معنی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دل جوئی کرتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:(هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ)"وہی اللہ جسکے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلامتی والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، قدرت والا ہے، ہمدردی کرنے والا ہے"[الحشر:۲۳]۔ تمام جہانوں کا مالک و پروردگار غربت کو دولت سے، بیماری کو صحت سے، ڈر کو بے خوفی سے اور مایوسی کو امید سے ٹھیک کرتا ہے، چنانچہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا بھی کرتے تھے:(اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، میری رہنمائی فرما، میری دل جوئی فرما اور مجھے رزق عطا فرما"۔

جو شخص قرآن پاک پر غور کرتا ہے وہ یہ بات جانتا ہے کہ اللہ نے اپنے بندوں پر تجلّی کی، پھر انکی دل بستگی کی، انکی روحوں کو پاکیزہ کیا، ان کے دلوں کو سکون بخشا اور انکو خوشیاں دیں، مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا قصہ، جب انکو اپنے بیٹے حضرت موسی علیہ السلام کا ڈر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ السلام کو انکی والدہ کے سپرد کر دیا، انکی دلی تسلی اور سکون کے لئے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:(فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ)"ہم نے اسے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو انکی والدہ کے پاس واپس کر دیا تاکہ انکی آنکھوں کو سکون ملے اور وہ غمگین نہ ہوں، اور وہ جان لیں کہ

خدا کا وعدہ بہر صورت سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں" [القصص:۱۳]۔ اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے وطن مکہ سے نکال دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دل بستگی کی اور مدینہ جاتے ہوئے ان پر یہ وحی نازل فرمائی: (إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ) "بے شک جس اللہ نے تم پر قرآن نازل کیا ہے وہی تمہیں ایک خاص وقت پر بھیجے گا یعنی دوبارہ مکہ کی طرف تمکو بھیجے گا" [القصص:۸۵]۔ حق تعالیٰ کا فرمان ہے: (وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا) "اور جب تقسیم کے وقت رشتہ دار، یتیم اور مسکین آئیں تو اس مال میں سے کچھ انہیں بھی دے دو اور ان کو معقول بات کہہ دو" [النساء:۸]۔ یہ انکے دلوں کو مطمئن اور خوش کرنے کے لیے ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی عمدہ گفتگو اور بہترین کردار سے دل جوئی کی اعلیٰ ترین مثال پیش کی ہے جب مہاجرین صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے کہا: یارسول اللہ مالدار لوگوں کو اجرت ملی ہے، وہ نماز ہماری طرح پڑھتے ہیں، روزے ہماری طرح رکھتے ہیں، اور اپنے زائد مال کا صدقہ دیتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: (کیا اللہ نے تمہارے لیے کوئی چیز نہیں بنائی جسکا تم صدقہ کرتے ہو؟ بے شک تسبیح کا ہر دانہ صدقہ ہے، ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، اور برائی سے روکنا صدقہ ہے"۔ حضرت عبد اللہ بن أبي أوفى رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلنے اور ان کی ضروریات پورا کرنے سے ناک منھ نہیں چڑھاتے تھے"۔

جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انکے والد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ٹوٹا ہوا ملے، جو اپنے پیچھے اولاد اور قرض چھوڑ کر گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

جابر کا ڈھارس باندھا اور کہا کہ (کیا میں تمہیں اُس بات کی بشارت نہ دوں جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے ملاقات کی؟...... اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی انسان سے بات کی ہے تو پردے میں بات کی ہے لیکن اللہ نے تمہارے والد کو پہلے زندہ کیا پھر ان سے بغیر پردے کے گفتگو فرمائی، اور کہا: اے میرے بندے! کیا چاہتے ہو بتاؤ، میں دوں گا، اس نے کہا کہ: اے رب، مجھے دوبارہ زندگی دے تاکہ آپ کے راستے میں دوبارہ قتل کر دیا جاؤں، اللہ نے جواب دیا کہ "یہ تو میں پہلے ہی کر چکا ہوں کہ وہ اس کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے"۔ اور جب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے گھر والوں کے ساتھ دلی ہمدردی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ: "جعفر (رضی اللہ عنہ) کے اہل خانہ کے لئے کھانے کا اہتمام کیا جائے، اس لئے انکے یہاں حادثہ ہوا ہے جسکی وجہ سے وہ مشغول ہیں"۔

برادرانِ اسلام

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمدردی ودل جوئی سماجی بندھنوں اور رشتوں کو مضبوط کرنے، دلوں کو جوڑنے اور صفوں کو متحد کرنے میں بہت بڑا اثر رکھتی ہے، جب سچا بھائی چارہ اور حقیقی یکجہتی ہوتی ہے تو محبت کا جذبہ بڑھتا ہے اور الفت ومحبت ہمیشہ قائم رہتی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: (مومنوں کی مثال آپسی محبت، ہمدردی اور رحم دلی میں ایک جسم کی طرح ہے جس طرح جسم کے کسی ایک حصہ کو تکلیف ہوجائے تو باقی سارا جسم بے خوابی اور بخار کے ساتھ تکلیف میں شامل ہوتا ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (ایک مومن اپنے مومن بھائی کے لئے عمارت کی طرح ہے جو ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (جو شخص کسی مومن کو دنیاوی پریشانی میں راحت دیتا ہے، خدا اسے قیامت کے دن کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے

گا، اور جو شخص پریشان حال کے لئے آسانی کرے گا، خدا اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانیاں پیدا کرے گا، اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، تو خدا اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا،جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے تو اللہ اسکے مددگار ہوتے ہیں)۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ہم مبارک دنوں میں ہیں، یعنی تعزیت، اجتماعی یکجہتی اور میٹھے الفاظ کے ذریعہ دل جوئی کرنا، اس لیے ہم سب کو چاہیے کہ ہمدردی کی خوبی اختیار کریں، کیونکہ جیسا کام ہوگا ویسی اجرت ملے گی، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:"هَـلْ جَـزَاءُ الإحْسَـانِ إِلَّا الإحْسَـانُ""کیا نیکی کا بدلہ نیکی کے علاوہ کچھ اور ہے"[الرحمن:٦٠]۔ ایک مقولہ ہے کہ "جو شخص لوگوں کے ساتھ ہمدردی کا معاملہ رکھتا ہے، خدا اسکو خطرات سے بچاتا ہے"۔

اے اللہ! ہماری دل بستگی فرما، ہمارا معاون ومددگار بن، ہمیں معاف فرما،

اور ہمارے ملک مصر اور عالم اسلام کے تمام ممالک کی حفاظت فرما! آمین